کیا کسی مہینے میں شادی بیاہ کرنا منع ہے؟

مجیب: مفتی ابوالحسن محمد ہاشم خان عطاری

فتوی نمبر: MUI-006

تاریخ اجراء: 24صفر المظفر1445ھ/11ستمبر2023ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ شریعتِ مطہرہ کی روشنی میں شہدائے کربلا کے سوگ کی وجہ سے محرم الحرام میں اور صفر المظفر کو منحوس وبے برکتی والا مہینا سمجھتے ہوئے صفر المظفر میں نکاح وشادی کی تقاریب نہ کرنا کیسا ہے؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

محرم الحرام اور صفر المظفر کے مہینے میں شادی بیاہ کی تقاریب کرنا باقی مہینوں کی طرح بغیر کسی شک وشبہ کے جائز ہے، شرعا کوئی ممانعت نہیں، اب اگر کوئی شہدائے کربلا کے سوگ کی وجہ سے محرم الحرام میں شادی بیاہ کی تقاریب نہیں کرتا، تو یہ ناجائز وحرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے، کیونکہ شریعت مطہرہ میں سوگ صرف بیوی کے لیے اپنے شوہر کی وفات پر چار مہینا دس دن ہے، اس کے علاوہ کسی کے لیے بھی کسی کے انتقال پر تین دن سے زائد سوگ منانا ناجائز وحرام ہے۔ اسی طرح اگر کوئی صفر المظفر کو منحوس وبے برکتی والا مہینا سمجھتے ہوئے اس مہینے میں شادی بیاہ نہ کرے تو یہ بھی ناجائز وگناہ ہے کہ یہ بد شگونی ہے اور اسلام میں بد شگونی جائز نہیں، اور اس فعل کو جہالت اور یہودیوں کا طریقہ کہا گیا ہے۔ نیز اس طرح کا اعتقاد رکھنا محض باطل ومردود ہے، جس کی کوئی اصل نہیں، بلکہ زمانہ جاہلیت میں لوگ اس مہینے کو منحوس سمجھتے تھے، تو سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اس کو منحوس جاننے سے منع فرمادیا، لہذا کسی بھی دن کو کسی بھی مہینے کو کسی بھی شخص کو کبھی منحوس نہ سمجھا جائے، بلکہ مسلمان کو اللہ تبارک وتعالی پر بھروسہ کرتے ہوئے ہر نیک وجائز کام کرنا چاہیے۔

امام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ صحیح بخاری میں حدیث پاک نقل فرماتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "لا یحل لامراۃ تؤمن باللہ والیوم الآخر ان تحد علی میت فوق ثلث

الا علی زوج فانها تحد علیه اربعة اشھر وعشرا" ترجمہ: جو عورت اللہ عزوجل اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتی ہے، اسے یہ حلال نہیں کہ کسی میت پر تین دنوں سے زیادہ سوگ کرے، مگر شوہر پر کہ چار مہینے دس دن سوگ کرے۔ (صحیح بخاری، کتاب الجنائز، صفحہ 238، حدیث: 1280، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

سیدی سرکار اعلیٰ حضرت امام اہل سنت الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن سے سوال ہوا: "1۔ بعض سنت جماعت عشرہ دس محرم الحرام کو نہ تو دن بھر روٹی پکاتے ہیں نہ جھاڑو دیتے ہیں۔ 2: ان دس دن میں کپڑے نہیں اتارتے۔ 3: ماہِ محرم میں بیاہ شادی نہیں کرتے، آیا یہ جائز ہے یا نہیں؟" تو جواباً آپ علیہ الرحمۃ نے فرمایا: "تینوں باتیں سوگ ہیں اور سوگ حرام۔ (فتاوی رضویہ، جلد 24، صفحہ 488، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

صحیح بخاری، صحیح مسلم، سنن ابی داؤد، مشکوۃ المصابیح وغیرہ میں ہے: "قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا عدوی ولا طیرۃ ولا ھامۃ ولا صفر" ترجمہ: رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مرض کا اڑ کر دوسرے کو لگنا نہیں، نہ بدفالی ہے، اور نہ ہی الو منحوس ہے اور نہ ہی صفر کا مہینا منحوس ہے۔ (مشکوۃ المصابیح مع مرقاۃ المفاتیح، ج 8، ص 394، مطبوعہ کوئٹہ)

محقق علی الاطلاق حضرت علامہ مولانا شاہ عبد الحق محدث دہلوی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی اس حدیث پاک کی شرح میں لکھتے ہیں: "عوام اسے (یعنی صفر کے مہینے کو) بلاؤں، حادثوں اور آفتوں کے نازل ہونے کا وَقت قرار دیتے ہیں، یہ عقیدہ باطِل ہے اس کی کچھ اصلیت نہیں ہے۔" (اشعۃ اللمعات اردو، ج 05، ص 757، مکتبہ فرید بک سٹال، اردو بازار، لاہور)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "لیس منا من تطیر" ترجمہ: جس نے بدشگونی لی، وہ ہم میں سے نہیں (یعنی ہمارے طریقے پر نہیں)۔ (المعجم الکبیر، ج 18، ص 162، بیروت)

سنن ابی داؤد میں ہے: "أن أهل الجاهلية يستشئمون بصفر، فقال النبي صلی اللہ علیہ وسلم: «لا صفر»" ترجمہ: زمانۂ جاہلیت کے لوگ صفر کے مہینے سے بدشگونی لیتے تھے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "لا صفر" یعنی صفر کوئی چیز نہیں۔ (سنن ابی داؤد، کتاب الطب، صفحہ 615، حدیث: 3914، دار الکتب العلمہ، بیروت)

العقود الدریہ فی تنقیح الفتاوی الحامدیہ میں ہے: "وسئل مايكون السؤال عن النحس، والسعد، وعن الأيام، والليالي التي تصلح لنحو السفر والانتقال مايكون جوابه؟ (أجاب) من يسأل عن النحس وما بعده لا يجاب إلا بالإعراض عنه وتسفيه ما فعله ويبين له قبحه وأن ذلك من سنة اليهود لا من هدى

المسلمين المتوكلين علی خالقهم "ترجمہ: حضرت علامہ آفندی علیہ الرحمۃ سے منحوس ومبارک اور دنوں اور راتوں کے بارے میں سوال کیا گیا کہ ان میں سے کچھ ایسے ہیں کہ سفر ودیگر کاموں کے لیے منحوس یا بابرکت ہوتے ہیں؟ تو آپ علیہ الرحمۃ نے جواب دیا کہ جو شخص کسی چیز کے منحوس ہونے کے بارے میں سوال کرے تو اسے جواب نہ دیا جائے، بلکہ اس سے اعراض کیا جائے اور اس کے فعل کو جہالت کہا جائے اور اس کی برائی کو بیان کیا جائے کیونکہ یہ (کسی چیز کو اپنے حق میں منحوس سمجھنا) یہودیوں کا طریقہ ہے مسلمانوں کا طریقہ نہیں جو اپنے خالق عزوجل پر توکل رکھتے ہیں۔(العقود الدریہ فی تنقیح الفتاوی الحامدیہ، جلد2، صفحہ333، دار المعرفہ، بیروت)

امام اہلسنت، مجدد دین وملت، الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن سے سوال ہوا کہ:"ماہِ محرم الحرام وصفر المظفر میں نکاح کرنا منع ہے یا نہیں؟ اگر ہے تو کیوں؟ آپ نے ارشاد فرمایا:" نکاح کسی مہینے میں منع نہیں۔"(فتاوی رضویہ، جلد11، صفحہ265، رضافاؤنڈیشن، لاھور)

صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ "بہار شریعت" میں فرماتے ہیں:"ماہِ صفر کو لوگ منحوس جانتے ہیں، اس میں شادی بیاہ نہیں کرتے لڑکیوں کو رخصت نہیں کرتے اور بھی اس قسم کے کام کرنے سے پرہیز کرتے ہیں اور سفر کرنے سے گریز کرتے ہیں، خصوصاً ماہ صفر کی ابتدائی تیرہ تاریخیں بہت زیادہ نحس مانی جاتی ہیں اور ان کو تیرہ تیزی کہتے ہیں یہ سب جہالت کی باتیں ہیں۔ حدیث میں فرمایا کہ "صفر کوئی چیز نہیں۔"یعنی لوگوں کا اسے منحوس سمجھنا غلط ہے۔۔۔ اور بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ اس روز بلائیں آتی ہیں اور طرح طرح کی باتیں بیان کی جاتی ہیں سب بے ثبوت ہیں، بلکہ حدیث کا یہ ارشاد "لا صفر"یعنی صفر کوئی چیز نہیں۔ ایسی تمام خرافات کو رد کرتا ہے۔"(بہارِ شریعت، جلد3، حصہ16، صفحہ659، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

مفتی جلال الدین امجدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:"یکم صفر سے ۱۳ صفر تک اور یکم ربیع الاول سے ۱۲ ربیع الاول تک شادی بیاہ کرنا بلاشبہ جائز ہے شرعاً کوئی حرج نہیں۔ ان تاریخوں میں شادی بیاہ کرنے کو منع کرنا جہالت ونادانی ہے۔"(فتاوی فیض الرسول، ج1، ص562، مطبوعہ شبیر برادرز)

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُه اَعْلَم صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net